بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۳۰ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔ ناصر آباد سندھ سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اطلاع فرماتے ہیں:۔

۲۱/۳/۴۳۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے کسی وقت درد نقرس کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جو ایک وقت ہوتی ہے اور دوسرے وقت ہٹ جاتی ہے۔ زیادہ تیز نہیں ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حضور کے اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔

۲۲/۳/۴۳:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ کسی وقت نقرس کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اہل بیت و خدام خیریت سے ہیں۔ حضور آج صبح بذریعہ کار محمود آباد تشریف لے گئے۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ جناب چوہدری فتح محمد ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ ربیع الاول ۶۲ھ

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مشاغل میں فرق

گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ برادران وطن کس طرح غیروں کو سینے سے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ شدید اور اصولی اختلاف رکھنے کے باوجود انہیں ہندوؤں میں جذب کر لینے کی جدوجہد کا اندازہ بھینی صاحب کی ہندو سکھ ملاپ کانفرنس سے کیا جا سکتا ہے اس کے بالمقابل مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اور وہ کس شغل میں بسر کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ہم معزز معاصر حقیقت لکھنؤ کے ایک مضمون سے جو اس نے ۲۳ مارچ کی اشاعت میں "لکھنؤ کی بارہ وفات" کے عنوان سے لکھا ہے۔ بعض اقتباسات درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"بارھویں ربیع الاول اسلامی دنیا میں عام طور سے جشن و مسرت کا دن ہوتا ہے..... لیکن یہ مسلمانان لکھنؤ کی انتہائی سیہ بختی ہے۔ کہ یہاں سالہا سال سے بارھویں ماہ ربیع الاول کی آمد عجیب ہولناک آثار اور پریشان کن حالات کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ ربیع الاول کا چاند نمودار ہوتے ہی یہاں مسلح اور غیر مسلح پولیس کا اجتماع شروع ہو جاتا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند کے ماتحت ناکردہ گناہ اشخاص کی پکڑ دھکڑ شروع ہو جاتی ہے..... اور مسلمانان شہر پر پابندیوں کے نئے نئے امکانات صادر ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ بارھویں ربیع الاول کو لکھنؤ کے سوا لاکھ مسلمانوں پر کرفیو آرڈر نافذ کر کے انہیں گھروں کے اندر بند ہو جانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے"

اس کی وجہ وہی مدح صحابہ کا پرانا قضیہ ہے۔ جو گزشتہ دس سالوں سے چلا آ رہا ہے۔ اس عرصہ میں شیعہ سنی اصحاب میں کئی ہنگامے اور خونریزیاں ہو چکی ہیں۔ لیکن ابھی تک دونوں میں سے کوئی فریق بھی رواداری اور فراخدلی کے ساتھ مصالحت پر مائل نہیں ہوا۔ اس لئے قیام امن کے پیش نظر حکام کو قانونی ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں اس سال بھی بعض لیڈروں کو شہر سے نکال دیا گیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کرفیو آرڈر وغیرہ نافذ کئے گئے۔ مگر اس کے باوجود مدح صحابہ کرتے ہوئے بہت سے سنیوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اگر ذمہ وار لیڈروں کی طرف سے ممانعت نہ ہوتی۔ تو قانون شکنی بہت وسیع پیمانہ پر کی جاتی۔ معاصر "حقیقت" کا بیان ہے کہ اس موقعہ پر پولیس اور فوج کے مظاہرے ہوئے اور ایسے زبردست انتظامات کئے گئے تھے۔ کہ لکھنؤ شہر کا ایک حصہ میدان جنگ کا ایک چھوٹا سا نمونہ معلوم ہوتا تھا۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ کہ اس فساد کی ذمہ واری کس فریق پر ہے۔ اور کس پر نہیں۔ یہ حالات صرف اس لئے درج کئے گئے ہیں۔ کہ دردمند مسلمان اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوں۔ اس جھگڑے کو مقامی نوعیت کا جھگڑا سمجھ کر اس سے آنکھیں بند کر لینا دور اندیشی کے خلاف ہے کیونکہ یہ چنگاری تمام ملک کے مسلمانوں کے خرمن اتحاد کو خاکستر کر سکتی ہے جیسا کہ پہلے ایک بار ایسا ہو چکا ہے۔ کہ ملک کے دوسرے صوبوں کے مسلمان اس میں حصہ لینے کے لئے آمادہ ہو گئے تھے۔ اور پنجاب کے نام نہاد احرار کی توجہ سے ہنگامہ ملک گیر حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہی صورت پھر پیدا ہو جائے۔ اور وہ بات جسے ایک مقامی جھگڑا سمجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ نقصان کا موجب ہو جائے۔

آج مسلمانوں کو اتحاد کی جو ضرورت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور ایسے زمانہ میں جبکہ ملک میں اب حقوق کے تحفظ کے لئے انہیں تمام قوتوں کو محفوظ رکھنے اور تعمیری کاموں پر صرف کرنے کی ضرورت ہے ایسی افتراق انگیز باتوں کے سلسلہ کو بند نہ کیا گیا۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔

افسوس بلکہ حیرت ہے۔ کہ مسلمان بھائی دوسروں سے بھی سبق حاصل نہیں کرتے۔ اچھوتوں سے ہندوؤں کا جو تعلق ہے۔ اور ان غریبوں کے بارہ میں ہندوؤں نے جو احکام صادر کئے ہیں۔ وہ کسے معلوم نہیں لیکن آج ہندو کس اہتمام کے ساتھ انہیں اپنا حصہ ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر سکھوں کے بارہ میں ان کی جدوجہد بھی ظاہر ہے اسکے بالمقابل مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جو اختلاف ہے وہ اصولی اور بنیادی نہیں بلکہ محض فروعی ہے اور اسے اس اختلاف سے کوئی نسبت ہی نہیں جو ہندوؤں اور اچھوتوں یا ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان ہے پھر معلوم نہیں وہ کیوں دور اندیشی سے کام نہیں لیتے اور کیوں آپس میں لڑنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

مسلمان ملازمین سرکاری اور نماز ظہر

پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس قسم کا کوئی قانون یا معین ہدایت تو نہیں۔ کہ مسلمان ملازمین کو نماز ظہر ادا کرنے کے لئے وقت دیا جائے لیکن عام رواج یہ ہے۔ کہ انہیں افسر اجازت دے دیتے ہیں۔

نماز ایسے اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے اجازت دینے یا نہ دینے کے سوال کو کسی افسر کی مرضی پر چھوڑ دینا نہایت افسوسناک امر ہے اور گو اس کی ذمہ واری حکومت پر بھی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا بہت بڑا باعث خود مسلمان ہیں اپنی بدقسمتی سے انہوں نے اس اہم فریضہ کو جو ان کے لئے سراسر برکت اور رحمت کا موجب اور ان کی فلاح کا ذریعہ تھا۔ نظر انداز کر دیا اور نماز کی پابندی ترک کر دی۔ سرکاری مسلمان ملازموں نے نہ کبھی یہ مطالبہ کیا کہ نماز کے لئے وقت دیئے جانے کے متعلق احکام ہونے چاہئیں۔ اور نہ حکومت نے اس کی ضرورت سمجھی بلکہ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر حکومت کی طرف سے ظہر کی نماز کے لئے وقت دیا بھی جاتا۔ تو بھی بہت کم مسلمان اس سے فائدہ اٹھاتے۔ اگر مسلمانوں کا اپنا کیرکٹر ایسا مضبوط ہوتا۔ وہ نماز کو ہر چیز پر مقدم کرنے کا عزم رکھتے۔ اور کسی صورت میں بھی اسے چھوڑ نہ سکتے۔ تو کیا مجال تھی۔ کہ حکومت کی طرف سے اس کے لئے انتظام نہ کیا جاتا۔ پس مسلمانوں کو بے شک حکومت پر بھی زور دینا چاہیئے۔ اور نہ صرف ممبران اسمبلی بلکہ پبلک کو بھی اس نہایت ہی اہم فریضہ کے بارہ میں مسلمان سرکاری ملازموں کے لئے سہولتیں حاصل کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ تا جو مسلمان نماز ادا کرنا چاہیں۔ انہیں کوئی تکلیف محسوس نہ ہو۔ اور نماز کی بروقت ادائیگی کسی افسر کی ذاتی مہربانی اور نوازش کی مرہون نہ ہو لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ مسلمان نماز کے پابند ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدرسہ احمدیہ میں کیوں داخل ہونا چاہیئے

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی طرف سے اخبار میں ایک نوٹ چھپ چکا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے پیش نظر اب مدرسہ احمدیہ میں بجائے پرائمری پاس طلباء کے مڈل پاس طلباء لئے جایا کریں گے۔ اور ساتھ ہی چند ایک عام واقفیت کی باتیں مدرسہ احمدیہ کے متعلق بھی تحریر فرمائی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اور جماعت میں تحریک کر کے مدرسہ احمدیہ میں زیادہ سے زیادہ طلباء داخل کرانے کی کوشش کریں

اول۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے العلم ثلاثۃ ایات محکمات او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سواء ذالک فھو فضل یعنی ضروری علم تین ہیں (۱) قرآن مجید کا علم (۲) سنت کا علم (۳) منصفانہ فرائض کا علم۔ پھر دوسری حدیث میں فرمایا اطلبوا العلم ولو کان بالصین یعنی علم سیکھو خواہ دور دراز ممالک مثلاً چین وغیرہ میں جا کر حاصل کرنا پڑے۔ پھر ایک تیسری حدیث میں فرمایا۔ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

ان تینوں حدیثوں کو ملا کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ (۱) مسلمان وہ ہے جو علم سیکھے (۲) حقیقی علم علم دین ہے۔ (۳) اگر علم دین حاصل کرنے کے لئے دور دراز سفر بھی کرنے پڑیں تو کرنے چاہئیں۔ مدرسہ احمدیہ میں ان تمام اغراض کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ حقیقی علم سکھانے کے لئے صرف یہی ایک مدرسہ ہے۔ جس میں شارع اسلام علیہ السلام کے بتائے ہوئے ضروری علوم باحسن طریق پڑھائے جاتے ہیں۔ اور اس مدرسہ کا فارغ التحصیل طالب علم علم دین سے گہری واقفیت حاصل کر لیتا ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے۔

علاوہ دینی فوائد کے ظاہری فائدہ بھی ہے کہ اس مدرسہ میں ساتھ ساتھ انگریزی اور دیگر ضروری علوم کی بھی اس قدر تعلیم دی جاتی ہے کہ مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد اگلے سال ہی میٹرک کے امتحان میں باسانی شامل ہوا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح بی۔ اے تک ڈگری حاصل کی جا سکتی ہے۔

پہلے اس سکول میں تکمیل تعلیم پر زیادہ وقت لگتا تھا۔ مگر اب جبکہ مڈل پاس طلباء ہی اس سکول میں لئے جایا کریں گے۔ تو نسبتاً کم مدت میں طلباء اپنے اندر مولوی فاضل کی لیاقت پیدا کر لیں گے۔ اور پھر انگریزی کی تعلیم حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اس مدرسہ میں تعلیم پانے والا اگر پوری طرح تعلیم کو مکمل نہ بھی کر سکے۔ یا مبلغین کلاس تک نہ پہنچ سکے۔ تو پھر بھی وہ تبلیغ کے لحاظ سے عام طور پر بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور دینی مسائل سے خوب آگاہ ہوتا ہے۔ اور اس مدرسہ کے قیام کی اصل غرض بھی یہی ہے۔ کہ مبلغین کی ایسی جماعت تیار کی جائے۔ جو دین اسلام کے متعلق خاص طور پر واقفیت رکھے۔ اور تبلیغ اسلام کے فرائض کو سرانجام دینے میں پیش پیش ہو۔ خاکسار محمد حفیظ مولوی فاضل قادیان

اطفال کا ماہانہ چندہ

اطفال احمدیت میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اوپر کچھ چندہ لازم کرلے۔ اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ قائدین زعماء اور مربیان اصحاب سے التماس ہے۔ کہ وہ ہر طفل سے ایک معین رقم کا وعدہ لیں۔ اور پھر بالتزام وصول کرتے رہیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

آئینۂ جذبات

(از جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے کوہمری)

چوں دریں بزم جہاں بر رخ نقاب انداختی
عالم عشاق را در اضطراب انداختی

اے فدائے روئے تابان تو جان عارفاں
مالکی و طوق الفت در رقاب انداختی

والذین جاھدوا فینا گرفتہ وصل دوست
کاسۂ نامحرماں را چوں حباب انداختی

سالکاں رفتند بر ساحل ازیں طوفان دہر
کشتی اشرار در موج سراب انداختی

منعماں بہرہ ز تابوت سکینت یافتند
سینۂ مغضوب را در التہاب انداختی

ایں سراسر فضل و احسان است اے جان جہاں
ما غریباں را کہ بر راہ صواب انداختی

اے نوید جاں فزا اے مژدہ منت ایں عطا
نیکوئی کردی و باز آں را در آب انداختی

ایں کلام تو دلیل حسن بے پایان تست
جملہ راز عشق در ام الکتاب انداختی

از جبین تو عرق بر عارض گلگوں فتاد
بادۂ حسن خودت را در گلاب انداختی

در شہادت گاہ الفت خرمن جان سوختت
شعلۂ عشقے در ابن بوتراب انداختی

پردۂ عصیان ما گردید حائل ورنہ تو
در حریم قدس خود را بے حجاب انداختی

بہر تائید مسیح پاک اے رب قدیر
سایۂ بر ماہتاب و آفتاب انداختی

لطف کردی بہر تجدید ضیائے سرمدی
پرتو مہر عرب بر ماہتاب انداختی

از ظہور آدم ثانی زمیں معمور گشت
جلوۂ لاہوت بر دیر خراب انداختی

من کجا و بزم مہدی ات کجا از لطف خویش
خاکئ خود را در آں عالی جناب انداختی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی واپسی کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سندھ سے قادیان واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان جماعتوں کی اطلاع کے لئے جہاں سے کراچی میل رات کے وقت گزرتی ہے گزارش ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے رات کو جاگ نہیں سکیں گے۔ اس لئے احباب تکلیف نہ کریں

محمد عبد اللہ اعجاز پرائیویٹ سکرٹری

نکاح میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وکالت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ بغیر پہلے منظوری حاصل کرنے کے کوئی دوست اپنی لڑکیوں کے نکاح میں حضور کو وکیل مقرر نہ کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ضروری اطلاع

صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے بروئے ریزولیوشن ۱۴۵۱ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۴۱ء فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ سوائے ان تمام نمائندگان کے جنہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خصوصیت سے بلائیں۔ باقی ہر نمائندہ سے ایک روپیہ مشاورت کی رپورٹ کے لئے لینا چاہیئے۔ لہذا ہر ایک نمائندہ سے ایک ایک روپیہ پیشگی لیا جاتا ہے۔ جماعتیں اپنے نمائندگان کو مطلع کریں۔ پرائیویٹ سکرٹری

دعائے مغفرت و نعم البدل

(۱) ۲۴ کو میرا بھتیجہ محمد اسلم عمر ۲۲ سال فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون خاکسار محمد عاشق از بھینی شرقپور (۲) ۱۱ مارچ میری والدہ صاحبہ عمر ۸۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ خاکسار غلام محمد بھاکا بھٹیاں (۳) ۲۱ کو میرے والد میاں احمد یار صاحب امام مسجد بوریوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آج سے ۳۷ سال قبل کے دو نایاب مکتوب

حضرت مولوی سید محمد عبدالواحد صاحب مرحوم ساکن برہمن بڑیہ صوبہ بنگال جماعت کی ان ممتاز ہستیوں میں سے تھے۔ جن کے ذریعہ بنگال میں ہزاروں نفوس داخل احمدیت ہوئے گو آپ نے بیعت ۱۹۱۳ء میں بعہد خلافت اولیٰ کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ حسن ظن رکھتے تھے۔ اور حضور علیہ السلام سے خط وکتابت بھی تھی۔

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۶۴ پر حضرت اقدس نے آپ کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ جوابات کے دوران میں ایک موقعہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی صاحب موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ماسوا اس کے ابدال کے سر پر سینگ تو نہیں ہوتے۔ جو لوگ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔ وُہی خدا تعالےٰ کے نزدیک ابدال کہلاتے ہیں۔ اگر آپ ہی پاک تبدیلی پیدا کر لیں۔ اور لوگوں کی لعنت ملامت سے لاپرواہ ہو کر حق پر فدا ہو جائیں۔ تو پھر آپ ہی ابدال میں داخل ہیں"۔ (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۸۳)

ذیل میں دو ایسے مکتوب درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قلم سے مولوی صاحب مرحوم کو تحریر فرمائے تھے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف وتصنیف قادیان:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ اس وقت میں نہایت قلیل الفرصت ہوں۔ مگر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ آپ کے شبہات کا جواب اپنے ایک رسالہ میں جو میں نے لکھنا شروع کیا ہے۔ لکھ دوں۔ یہ رسالہ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو نومبر ۱۹۰۵ء تک ختم ہو جائے گا۔ اور چھپ جائے گا۔ یہ آپ کے ذمہ ہوگا۔ کہ آپ نومبر کے آخر میں یا دسمبر ۱۹۰۵ء کی ابتداء میں مجھے اطلاع دیں۔ تو میں رسالہ آپ کی خدمت میں بھیجدوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ رسالہ کے دیکھنے سے علاوہ آپ کے شبہات کے ازالہ کے اور بھی کئی قسم سے آپ کی واقفیت بڑھے گی اگرچہ میرے نزدیک یہ معمولی اعتراضات ہیں جن کا کئی متفرق کتابوں میں بار بار جواب دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ تحریر سے سعادت اور حق طلبی مترشح ہو رہی ہے۔ اس لئے محض آپ کے فائدہ کے لئے یہ تکلیف اپنے پر گوارا کر لوں گا۔ آپ کے فہم اور مذاق کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ لکھ دوں گا۔ آئندہ ہر ایک امر اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ مجھے امید تھی۔ کہ یہ باتیں ایسی سہل اور راہ پر پڑی ہیں۔ کہ آپ تھوڑی سی توجہ سے خود ہی ان کو حل کر سکتے تھے لیکن اس میں کوئی مصلحت الٰہی ہوگی۔ کہ مجھ سے آپ نے جواب مانگا۔ زیادہ خیریت۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ قادیان گورداسپور۔ پنجاب۔

محبی اخویم سید محمد عبدالواحد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ دو تین ہفتہ سے میں بیمار ہوں۔ اس لئے کام چھپوائی کتاب کا ابھی شروع نہیں کر سکا۔ آپ کے نئے اعتراض بھی میری نظر سے گزرے۔ خدا تعالےٰ آپ کو تسلی بخشے۔ آمین۔ میں اگر ان اعتراضات کا جواب لکھوں تو طول بہت ہو جائے گا۔ اور میں اپنی متفرق کتابوں میں ان کا جواب دے چکا ہوں۔ میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ جس طرح ہو سکے آپ ایک ماہ کی رخصت لے کر اس جگہ آجائیں آمدورفت کا تمام کرایہ میرے ذمہ ہوگا۔ اس صورت میں ایک ماہ کے عرصہ میں آپ پوری تسلی سے سب کچھ دریافت کر سکتے ہیں۔ اور انشراح صدر خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن اپنی طرف سے ہر ایک بات سمجھا دی جائے گی۔ اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو مقام افسوس نہ ہوگا اور اسی صورت میں آپ اس تمام کتاب کو جس میں آپ کے اعتراضات کا جواب ہے قبل از اشاعت دیکھ سکتے ہیں میرے نزدیک یہ نہایت عمدہ طریق ہے۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ مجھے خرچ آمدورفت بھیجنے میں کچھ تکلیف ہوگی کیونکہ آپ کی تحریر میں رشد اور سعادت کی بُو آتی ہے۔ اور آپ جیسے رشید کے لئے کچھ مال خرچ کرنا موجب ثواب اور اجر آخرت ہے۔ جواب سے جلد مطلع فرمائیں۔ والسلام

راقم مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان

(۱)

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب میری عمر قریباً ۷-۸ سال کی تھی۔ تو اس وقت ہمارے گھر میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ کہ کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اور یہ کہ اس نے یہ خواب بھی دیکھا ہے۔ کہ کچھ فرشتے ہیں جو کالے کالے پودے لگا رہے ہیں۔ جس کی تعبیر یہ بتائی ہے۔ کہ دنیا میں طاعون پھیلے گی۔ اور یہ کہ میری آمد کی یہ بھی نشانی ہے۔ اس وقت ہم (تحصیل) رعیہ ضلع سیالکوٹ میں تھے۔ والد صاحب شفاخانہ کے انچارج ڈاکٹر تھے۔ اسی دوران میں مَیں نے ایک خواب دیکھا۔ کہ کسی نے گھر میں آکر اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ ہم باہر ان کے استقبال کے لئے دوڑے۔ شفاخانہ کی فصیل کے مشرقی جانب کیا دیکھتا ہوں کہ بہلی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے سبز عمامہ ہے اور بھاری چہرہ ہے۔ رنگ بھی سفید گندم گوں ہے۔ اور ریش مبارک بھی سفید ہے۔ اور سورج نکلا ہوا ہے۔ مجھے فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو قرآن پڑھانے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ انہی ایام میں میں نے یہ خواب بھی دیکھا۔ کہ رعیہ کی مسجد ہے اس کے دروازہ پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کے الفاظ مدہم ہیں۔ امام الزمان آتے ہیں مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ میں بھی ساتھ ہو لیتا ہوں وہاں صفیں ٹیڑھی ہیں۔ آپ ان صفوں کو درست کر رہے ہیں۔ ہم اس زمانہ میں ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں اس بات کا عام چرچا تھا۔ کہ مسلمان برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضرت عیسےٰ بھی تشریف لائیں گے چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ بھی امام مہدی کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں۔ کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں۔ کہ رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانہ کے لئے مخصوص تھا۔ سو وہ بھی نشان پورا ہو چکا ہے۔

ممکن ہے یہ خوابیں بچپن میں شنیدہ باتوں کے اثر کے ماتحت خواب کی صورت میں نظر آئی ہوں۔ لیکن واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ وہ مہدی اور مسیح کے آنے کا عام چرچا اور یہ خوابیں جو بڑوں چھوٹوں کو اس زمانہ میں آیا کرتی تھیں آنے والے واقعات کے لئے بطور آسمانی اطلاع کے تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہم نے اسلام کا سورج بھی دیکھا۔ اور قرآن مجید بھی پڑھا۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسلام کی زندگی میرے ساتھ وابستہ ہے۔ اور مجھے چھوڑ کر قرآن مجید کا سمجھنا ناممکن ہے۔ یہ دونو باتیں سچ ہیں۔

(۲)

۱۹۰۳ء میں جب میرے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھے اور میرے بھائی سید حبیب اللہ شاہ صاحب کو برائے تعلیم بھیجا تو ہم رعیہ سے قادیان کی طرف بڑے شوق اور خوشی سے روانہ ہوئے۔ اس وقت ہماری عمر ۱۱ اور ۱۳ سال کے لگ بھگ تھی۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے کا شوق بہت تھا۔ مگر ہمارے اس شوق کو صدمہ پہونچا جب ہم چوہڑوں کی ٹھٹھی کے پاس پہونچے (جو اب محلہ دار الصحت کہلاتا ہے۔ اور جس کے مکین اب بفضل تعالےٰ قریباً سارے مسلمان کہلاتے ہیں) تو قادیان کو بے رونق اور سنسان سا گاؤں پایا۔ مدرسہ میں داخل ہوئے تو اس میں بھی کوئی رونق نہیں تھی۔ کچھ دیواریں چھوٹے چھوٹے کمرے۔ ہم نارووال مشن سکول میں پڑھتے تھے۔ جس کی عمارت پختہ اور وسیع کمروں پر مشتمل تھی۔ اس کے بالمقابل یہاں سکول کی کچھ نسبت نہ تھی۔ عمارت بھیانک سی معلوم ہوئی۔ نارووال ایک بارونق شہر تھا۔ قادیان کے متعلق ہمارے دماغوں میں یہ تصور تھا۔ کہ حضرت امام مہدی کا شہر بہت بارونق ہوگا۔ مگر اس میں کچھ بھی نہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیعت اُداس ہونے لگی۔ اور باجماعت نمازوں کی پابندی نے اور بھی تکلیف دہ صورت اختیار کرلی۔ خصوصاً عشاء اور فجر کی باجماعت نمازوں میں شریک ہونا تو بہت ہی دوبھر تھا۔ ایک بار عشاء کے وقت جب مانیٹر نے ہمیں جگانا شروع کیا تو میں نے جھنجھلا کر اُسے ایک دھپڑ رسید کیا۔ اور بھائی حبیب بولے کہ ہم کس مصیبت میں پھنس گئے۔ مگر چھ ماہ نہیں گذرے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیضان نے ہماری رُوحوں میں کچھ ایسا جادو بھرا اثر کیا کہ ہم دونوں بھائیوں نے باقاعدہ تہجد بھی پڑھنی شروع کردی۔ اور گھنٹوں نماز میں کھڑے رہتے۔ اور سجدوں میں پڑے رہتے اور مطلق طبیعت سیر نہ ہوتی۔ ہمارے اساتذہ ہماری اس حالت سے اچھی طرح واقف اور گواہ ہیں۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالعموم نمازوں کے بعد مسجد مبارک میں بیٹھ کر گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اور میں بورڈنگ کی پابندیوں کو توڑ کر حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا۔ اور حضور کی باتیں کو بڑے شوق سے سنتا۔

(۴)

حضرت اقدس سیر کو بھی جایا کرتے تھے۔ کبھی کسی طرف نکلتے کبھی کسی طرف۔ حضور علیہ السلام کے ہمراہ حضور کے صحابہ ہوتے۔ اور ہم طلباء بھی یہ سنکر بے تحاشا بورڈنگ سے بھاگ نکلتے اور حضور کے ساتھ ہولیتے۔ آگے پیچھے دائیں بائیں جہاں سے حضور پر نظر پڑ سکتی وارفتہ سے ہوکر حضور کو دیکھتے جاتے۔ عجیب زمانہ تھا۔

(۵)

ایک دفعہ جبکہ حضور انور دارالانوار کے کھیتوں کے کھیتوں کی طرف سیر کیلئے جارہے تھے تو اُسوقت مَیں بھی ساتھ ہوگیا۔ اب جہاں مولوی عبدالمغنی خان صاحب وغیرہ کے مکانات ہیں اُن دنوں یہاں بڑ کا درخت ہوتا تھا اور ڈھاب ہوا کرتی تھی۔ یہاں سے گذر کر حضور علیہ السلام موڑ کے قریب پہنچے۔ جہاں اب نیک محمد خان صاحب کا مکان واقعہ ہے۔ تو اس موقع پر حکیم عبدالعزیز صاحب پسروری نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ حضور آدم کے متعلق قرآن میں آتا ہے۔ عصیٰ آدم ربہ فغوی۔ ایک نبی کی شان میں ایسے الفاظ آتے ہیں۔ حضور نے اسوقت تقریر فرمائی۔ اس میں سے یہ حصہ مجھے اب تک یاد ہے حضور علیہ السلام نے عربی کے اشتقاق کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عصفور (چڑیا) کا لفظ بھی دو لفظوں سے مرکب ہے، عصیٰ اور فرّ۔ عصیٰ کے معنی قابو سے نکل گیا۔ فرّ کے معنی بھاگ گیا۔ چڑیا کو عصفور اسلیئے کہتے ہیں کہ ذرا موقع پانے پر فوراً ہاتھ سے نکلجاتی ہے۔ اس موقع پر آدمیوں کے ریلے نے مجھے پیچھے دھکیل دیا۔ چونکہ حضرت اقدس تیز چلتے تھے۔ اس لئے میں اس کشمکس میں پیچھے رہ گیا۔ اور باقی باتیں نہ سُن سکا۔

(۶)

حضرت والد صاحب مرحوم ڈاکٹر تھے۔ ہر تین سال کے بعد تین ماہ کی رخصت لیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے استفادہ کی غرض سے قادیان آجایا کرتے تھے۔ اور حضور علیہ السلام انہیں اپنے مکان میں ٹھہراتے تھے۔ اور اس طرح ہمیں بھی حضور کے مکان میں رہنے کا موقع ملتا۔ مجھے یاد ہے کہ انہیں ایام میں جبکہ ہمیں حضور علیہ السلام کے گھر میں رہنے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ جبکہ گرمی کے دن تھے ہمیں اطلاع پہنچی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحالت غشی ہیں اور نبضیں کمزور ہوگئی ہیں۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ڈاکٹر حضور علیہ السلام کے پاس ہیں۔ یہ سنکر میں اپنے اس حصہ مکان سے جہاں ہم رہتے تھے گھر کے اُس حصہ میں آیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام غشی کی حالت میں تھے۔ اندر جاکر دیکھتا ہوں۔ کہ حضور نے لحاف اوڑھا ہوا ہے اور حضرت خلیفہ اولؓ حضور علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہیں۔ دو تین اور شخص بھی وہاں تھے۔ مگر مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ کون تھے۔ حضور کے پاؤں دبائے جارہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور علیہ السلام ہوش میں آئے اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے (اس الہام کے اصل الفاظ مجھے یاد نہیں) لیکن اس کا مفہوم یہ تھا کہ ہیضہ پھوٹے گا۔

اس الہام پر ہفتہ عشرہ ہی گذرا ہوگا کہ قادیان میں ہیضہ پھوٹا اور اسکے پھوٹنے کی پہلی خبر جو مجھے پہنچی وہ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کا واقعہ ہے دن کے دس بجے کے قریب انکے مکان سے رونے اور بَین کی آواز آئی۔ میں اپنے کمرہ سے نکل کر صحن میں آیا ہی تھا کہ حضور علیہ السلام بھی ہمارے کمروں کے صحن میں تشریف لائے اور کسی سے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا۔ حضور کو بتلایا گیا کہ مرزا علی شیر بیگ مرگیا ہے اور وہ ہیضہ سے مرا ہے۔ یہ علی شیر بیگ ایک سفید ریش بوڑھا شخص تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رشتہ دار تھا۔ (یہ حضور علیہ السلام کا ماموں زاد بھائی۔ سالہ و سمدھی یعنی مرزا فضل احمد صاحب کا خسر تھا۔ مرتب)

اخبار ”اہلحدیث“ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق

انبیاء کرام کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے زمانہ میں بھیجے جاتے ہیں۔ جبکہ دنیا علمی و اعتقادی دونوں لحاظ سے گمراہ ہوکر خدائے قدوس کو چھوڑ بیٹھتی ہے۔ ایسے وقت میں اہل عالم کو اپنے آستانہ پر جھکانے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے۔ کیونکہ اتمام حجت کے بغیر لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کی رحیمیت و کریمیت سے بہت بعید امر ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے۔ ولو انا اھلکنٰھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیاتک من قبل ان نذل ونخزیٰ (سورہ طٰہٰ ع ۸) یعنی اگر ہم لوگوں کو اتمام حجت کئے بغیر عذاب سے تباہ کردیتے۔ تو وہ ضرور یہ کہہ سکتے تھے کہ اے ہمارے رب کیوں تونے ہماری طرف کوئی رسول نہ بھیجا۔ کہ ہم تیرے نشانات و بینات کی اتباع کرکے راہ حق پر گامزن ہوجاتے۔ اور اس ذلت و رسوائی کے عذاب سے بچ جاتے

اس قانون کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر اس زمانہ کے امام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے وقت اور زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک نہایت ہی لطیف بات بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ آپ کی بعثت چودہویں صدی میں کیوں مقدر تھی۔ سو حضور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

”کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعوے غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ نبی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے۔ کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے۔ اور جب سات کو دگنا کیا جائے تو چودہ ہوتے ہیں۔ لہذا چودہویں صدی کا سر مسیح موعود کے لئے مقدر تھا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ جسقدر قوموں میں فساد اور بگاڑ حضرت مسیح کے زمانہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پیدا ہوگیا تھا۔ اس فساد سے وہ فساد دوچند ہے جو مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا“

(اربعین ۳ صفحہ ۱۸و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اخبار اہلحدیث امرتسر کی ایک بارہ میں ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو لکھا ہے۔

”اخلاق کا ماتم کدہ نظر آتا ہے۔ جرائم کے دروازے کھلے ہوئے ہیں معصیت کے بازار گرم ہیں بلکہ بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ تمرد و سرکشی طغیان و عصیان میں دوچند اضافہ ہوگیا ہے

دعوت معصیت اس شان بان سے دی جارہی ہے۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ خوراک نہ ملے نہ سہی سارے عالم میں آگ کی بارش ہو۔ خون کے دریا بہیں۔ کوئی پروا نہیں۔ لیکن تھیٹر بائسکوپ کی رونق میں کوئی کمی نہیں۔ بلکہ ترقی ہی ترقی ہورہی ہے۔ شراب خوری حرام کاری میں ہر آن ترقی ہے مگر دانے برحال کہ نیک کاموں سے ہر روز نفرت و حقارت پیدا ہوتی جارہی ہے۔ اور سب سے بڑا رونا تو اس کا ہے۔ کہ مسلمان ان بُرے فعلوں میں زیادہ شریک ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو ذرا بھی شک و شبہ ہو تو ان مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خود ہی اندازہ کرسکتا ہے“ (اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء صفحہ ۶)

اسقاط کا مجرب علاج ← حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کے لیے حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا (رجسٹرڈ) کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت، تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء سے قبل تدریجی بجٹ پورا کیا جائے

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت میں پھر ان جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جائیں گے جن کے لازمی چندوں (یعنے چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہذا عہدیداران مال اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں التماس ہے کہ پوری جدوجہد سے اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ گیارہ ماہ (از مئی ۱۹۴۲ء تا مارچ ۱۹۴۳ء) پورا کر دیں۔ ناظر بیت المال

پتے مطلوب ہیں

(۱) بابو ضیاء الدین صاحب ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم ساکن دیولی ضلع سیالکوٹ جو پچھلے دنوں محلہ محمد نگر۔ گڑھی شاہو۔ لاہور میں رہتے تھے۔

(۲) حافظ محمد یعقوب صاحب ولد منشی محمد رمضان صاحب جو پہلے رمضان منزل جمن بازار میرٹھ چھاؤنی میں رہتے تھے۔ ہر دو کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا اگر خود ان کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو مہربانی کر کے بہت جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال

محلہ دارالرحمت میں ۵۰ فٹ و ۳۰ فٹ کی چوڑی سڑکوں پر ۱۸ مربعے دوکانوں اور مکانات کے لئے نہایت باموقع سفید زمین اور اسی محلہ میں ایسے ہی ایک نہایت موزوں موقع پر مکان قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔
غلام محمد احمدی ٹیچر ہائی سکول شاہدرہ (لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی صاحب کو علم ہو۔ تو رستم خانصاحب ولد صوبیدار دلاور خاں صاحب ساکن حلوزئی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر صاحب مذکور خود اس اعلان کو پڑھیں تو اطلاع دیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

MACLIGHT

MADE IN INDIA
USE
MAC LIGHT
NIGHT LAMP
Maclight
SAVES 99%

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمےٰ
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت
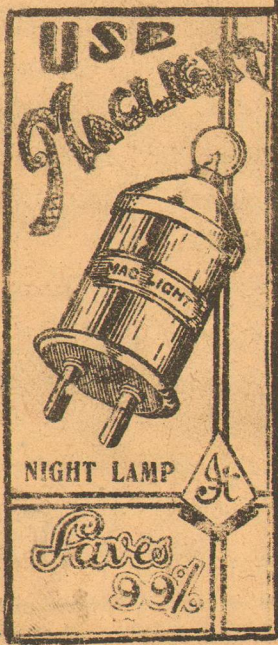
روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیر گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت۔ عرصہ پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں **ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے**۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ عورتوں کے امراض مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ساڑھے سات روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

شفاگن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شفاگن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص گیارہ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمٰے تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۹؍

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

مدراس ۲۸ مارچ۔ مسٹر ستیہ مورتی ممبر مرکزی اسمبلی آج ایک بجے رات وفات پا گئے۔

واشنگٹن ۲۸ مارچ۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم ابھی تک تیاریوں کی انتہاء تک نہیں پہنچے۔ قطعی جیت حاصل کرنے سے پہلے ہمیں ابھی سخت جدوجہد کرنا پڑے گی۔ چین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ چین کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ ہم اسے فراموش نہیں کرینگے۔ اسے ہم پر شبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ وقت آئیگا جب برما روڈ کھل جائیگی۔

سٹاک ہالم ۲۸ مارچ۔ گذشتہ سردیوں میں اتحادیوں نے ناروے میں قریباً پانچسو خفیہ ایجنٹ اور اسقدر ہی افسر اور سپاہی اتارے۔ جو خفیہ مقامات میں چھپے ہوئے احکام کا انتظار کر رہے ہیں۔ جرمن جاسوسوں کو ایک وسیع فوجی نظام کا سراغ ملا ہے اور اس نے چھاپے مار کر ۸ ہزار سے زیادہ ریوالور ۱۲ ہزار رائفلیں اور ۳۲۰ مشین گنیں برآمد کی ہیں۔ اور کئی اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ جنرل ڈیگال نے فرانسیسی باشندوں کے نام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا میں جلد ہی جنرل گراڈ سے ملنے کے لئے شمالی افریقہ جا رہا ہوں۔ ہم فرانس کو زندہ رکھنے کے لئے دوستانہ طریق سے بات چیت کرینگے۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ دہلی کے سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ گندم کی قیمتوں پر کنٹرول نہیں کرے گی۔ لیکن اس بات کی کوئی توقع نہیں کہ گندم کی قیمتیں بہت زیادہ چڑھ جائینگی۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے ایک خاص سکیم پر عمل کرے گی۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ ایک بحری نامہ نگار کے بیان کے مطابق اطالوی آبدوزیں بحیرہ روم سے نکال کر بحر اوقیانوس میں بھیجدی گئی ہیں۔ اور جرمن آبدوزوں کا بیشتر حصہ بحر اوقیانوس سے بحیرہ روم میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع لاہور میں کھانڈ کی تھوک اور پرچون قیمتوں میں چھ آنے کا اضافہ کر دیا ہے۔ اب کھانڈ کا تھوک بھاؤ سولہ روپے چھ آنے اور پرچون کا سولہ روپے گیارہ آنے فی من مقرر کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ کل پٹیالہ ہاؤس میں آل انڈیا جاٹ کانفرنس میں سر چھوٹو رام اور سر شہاب الدین۔ سر ظفر اللہ خان اور سردار بہادر گوربچن سنگھ وغیرہ نے تقریریں کیں۔

کراچی ۲۸ مارچ۔ سندھ گورنمنٹ نے کراچی میں کاغذ کے تمام تاجروں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ کنٹرول شدہ اور غیر کنٹرول شدہ کاغذ کے تمام ذخیرے کے متعلق گورنمنٹ کو اطلاع دیں نیز ہر مہینے کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو کاغذ کے وزن۔ سائز اور کوالٹی کے متعلق تفاصیل بہم پہنچایا کریں۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ آج تیسرے پہر ہندوستانی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ کل اراکان کے مورچہ پر بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ دوپہر کے بعد جاپانی ہوائی جہاز حملہ کے لئے آئے مگر ہمارے ہوابازوں نے بارہ ہوائی جہاز گرا لئے اور باقیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اس مقابلہ میں ہمارے ہوائی جہاز اتنے کامیاب رہے۔ کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے جس جس جگہ حملہ کیا۔ ان میں سے صرف ایک مقام پر معمولی نقصان ہوا۔ ٹونگو کے ہوائی اڈہ پر بھی کل زبردست بمباری کی گئی۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کیساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ الجیریا ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ برطانیہ کی آٹھویں فوج مرات کے علاقہ میں آگے بڑھ گئی ہے۔ الہمہ کے علاقہ میں بھی کامیابی کے ساتھ فوجی کارروائی جاری ہے۔ الجیریا ریڈیو نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ جرمن ہوائی بیڑے نے گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ مگر ہمارے ہوائی جہازوں کے دستے یکے بعد دیگرے دشمن کی کمک اور رسد کے راستوں پر بم برسا رہے ہیں۔ ٹیونیشیا کے پچھلے علاقہ میں امریکی فوجوں نے جو نیا حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکی پیدل فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ ان حملوں میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ اور اس کے بہت سے سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

ماسکو ۲۸ مارچ۔ برف پگھلنے اور کیچڑ ہو جانے کی وجہ سے روس میں کسی بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی نہیں ہو رہی۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں لڑائی کی حالت میں کسی اہم تغیر کی خبر نہیں دی گئی۔ خارکوف کے شمال مشرق میں جرمنوں نے ایک نیا حملہ کیا تھا۔ مگر روسیوں نے انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ سمالنسک کی طرف جو روسی فوج بڑھ رہی ہے۔ اس نے سات اور گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جھیل المن کے جنوب میں روسی دستے برابر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اور مارشل ٹموشنکو کی فوجیں اُن جگہوں پر جن پر انہوں نے قبضہ کیا ہے۔ اپنے قدم مضبوطی سے جما رہی ہیں۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ کل رات برطانی بمباروں نے برلن پر بڑے زور کا چھاپہ مارا۔ اس حملہ کا ابھی پورا حال معلوم نہیں ہوا۔ مگر جرمن خبر رساں ایجنسی نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مغرب اور جنوب دو طرف سے شہر پر برطانی بمبار حملہ کے لئے پہنچے۔ اس نے یہ بھی مان لیا ہے۔ کہ بموں اور آگن گولوں سے سخت نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ آج تیسرے پہر نئی دہلی میں انڈین چیمبر آف کامرس کا سالانہ اجلاس ختم ہو گیا۔ اس جلسہ میں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک ریزولیوشن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان سے اناج دوسرے ملکوں میں نہ بھیجا جائے۔ اور یہ کہ جن صوبوں میں اناج کی پیداوار کم ہے۔ اور جن صوبوں میں زیادہ ہے۔ ان تمام صوبوں میں اناج کی مناسب تقسیم عمل میں لائی جائے۔ ایک اور ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ کنٹرول کے بجائے ایسے رکھے کہ اناج منڈیوں میں نکل آئے اسی طرح وہ ٹرانسپورٹ کا اچھا انتظام کرے۔ تیسرے ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا کہ برما پر جب قبضہ ہو جائے۔ تو وہاں ہندوستانیوں کو وہی حقوق دئے جائیں جو انہیں پہلے حاصل تھے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ہندوستانی ہوائی بیڑے کی دسویں سالگرہ یکم اپریل کو منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر حکومت نے ایک کتاب شائع کی ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے نے اب تک کیا کیا کارنامے سرانجام دئے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ غیر جانبدار لیڈروں کی سٹینڈنگ کمیٹی کا جو اجلاس یکم اپریل کو دہلی میں منعقد ہونیوالا تھا۔ سر تیج بہادر سپرو کی بیماری کی وجہ سے ملتوی ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے وہ میمورنڈم سر تیج بہادر سپرو کو بھیجدیا ہے جو بمبئی کانفرنس نے پاس کیا تھا۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اس میمورنڈم میں ایک ترمیم بھی پیش کی ہے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ہندوستانی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جمعہ کی رات کو امریکی بمباروں نے رنگون پر بڑے زور کا حملہ کیا۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ہندوستانی فوج کیلئے ایک میڈیکل کور فوراً قائم کی جانے والی ہے۔ آئی ایم ایس۔ آئی ایم ڈی اور آئی ایچ سی اس میں شامل ہوں گے۔ لائسنس رکھنے والے ڈاکٹر بھی شامل ہو سکیں گے۔

ماسکو ۲۹ مارچ۔ آج رات ماسکو ریڈیو نے بیان کیا کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے کسی بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی نہیں ہو رہی۔ پچھلے مورچہ پر صرف چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہو رہیں۔ ایک جنگی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جو روسی فوجیں مختلف اطراف سے سمالنسک کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ وہ آپس میں ملنے کی کوشش کر رہی ہیں اور رسد اور کمک کے راستوں کو جو جرمن بمباری سے تباہ ہو چکے ہیں۔ درست کر رہی ہیں۔ ڈونیز کے مورچہ پر ایک چھوٹی جرمن فوج نے دریا پار کرنے کی کوشش کی۔ مگر روسیوں نے اسے مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ اور ایک بٹالین کا صفایا کر دیا۔ دشمن ایک جگہ روسی مورچوں میں دراڑ ڈالنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر روسیوں نے دوبارہ حملہ کر کے تین سو جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کوبان کے علاقہ میں روسی فوج نے بلیک سی کی بندرگاہ نوورسسک سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پچھلے ہفتہ جرمنوں کے ۲۹۱ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔ روسیوں کے صرف ۹۵ ہوائی جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲۹ مارچ۔ ہفتہ کی رات برلن پر اتنے زور کا ہوائی حملہ کیا گیا۔ کہ اس سے پہلے اتنے زور کا حملہ کبھی نہیں ہوا۔ ہمارے بمبار آدھ گھنٹہ تک برلن پر بم برساتے رہے۔ اور انہوں نے اس تھوڑے سے عرصہ میں ۹۰۰ ٹن وزن کے بم گرائے۔ بموں سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ اس حملہ کے چند گھنٹہ بعد ہمارے ہوائی جہاز ہالینڈ پر جا دھمکے اور جہازی کارخانوں کی خبر لی۔ دشمن کا کوئی ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے نہ آیا۔ اسی وقت امریکن بمباروں نے شمالی فرانس میں دشمن کے ریلوے یارڈوں کو نشانہ بنایا۔ ایک امریکی بمبار اور چار شکاری ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر